ادارہ الملاحم کی جانب سے پیشِ خدمت ہے

پاکستانی فوج کے سابق اہلکار،

ابو عبیدہ الاسلام آبادی حفظہ اللہ کے قلم سے بعنوان

خوف اور لالچ



پاکستانی فوج اور اس کے صلیبی جنگ میں کردار کا جائزہ

یہ مضمون القائدہ کے انگریزی رسالہ انسپائر کے شمارہ ۸ سے لیا گیا ہے

اور انسپائر کے اردو ترجمہ میں باقاعدہ شائع ہوگا۔

ترجمہ اور پیشکش: انصاراللہ اردو



ادارہ الملاحم برائے نشرواشاعت



ایک دن فوجی مشق کے دوران پاکستانی فوج کی رجمنٹ فرنٹیر کور کے ایک میجر نے مجھے اپنی ڈائری دکھائی۔ وہ تمام تفصیلات سے بھرپور، بہترین انداز میں لکھی گئی ایک ذاتی ڈائری تھی۔ ڈائری کے شروع کے صفحات پر موجود فہرستوں نے مجھے بہت حیران کیا۔ فہرستوں میں فرنٹیر کور کے تمام کمان دار افسروں کے نام تاریخی ترتیب سے لکھے گئے تھے اور حیران کن طور پر یہ تاریخ ماضی میں ۱۷۵۷ء تک گئی ہوئی تھی۔ اسی سال انگریز ایسٹ انڈیا کمپنی نے مسلم حکمران نواب سراج الدولہؒ کے خلاف پلاسی کے مقام پر ایک بڑی جنگ کے بعد بنگال فتح کیا تھا۔ "تو آپ کی بٹالین ۱۷۵۷ء میں مسلمانوں کے خلاف لڑی تھی؟" میں نے میجر سے استفسار کیا۔ "ہاں!" میجر کی آنکھوں میں اچانک ایک چمک اتر آئی اور وہ فخر سے بولا؛ "انگریز حکومت اور فوج ہماری خدمات کا اعتراف آج تک کرتی ہے"۔

افسوس کہ میجر سچ کہہ رہا تھا۔ پاکستانی فوج کی اکثر بٹالینز، برطانیہ کے ہندستان پر قبضے کے دور سے موجود ہیں۔ اس دور میں شاہی ہندی فوج میں تقریباً ۸۰ فی صد فوجی، عام ہندوستانی تھے مگر ان پر انگریز افسر ہوتے تھے۔ برطانوی حکومت کی اس چالاکی کی داد دیئے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ کس طرح اس نے ہندوستانی لوگوں کو فوج میں بھرتی کر کے ہندوستان ہی پر حکومت کی۔ جنگ پلاسی کے ٹھیک ۱۰۰ سال بعد ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی حکومت اختتام کو پہنچی اور ساتھ ہی ہندوستان کے اکثر علاقوں پر برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کا قبضہ ہو گیا۔



(ا) نیکلسن کی یادگار، ۱۸٦۸ء میں تعمیر کی گئی، اور آج تک اسلام آباد کے قریب موجود ہے۔

اس شکست کی وجہ مسلم حکمرانوں کی عیاشیاں، دین سے دوری اور دنیا پرستی کو بھی قرار دیا جاسکتا ہے مگر اس بات میں کوئی شک نہیں کہ شاہی ہندی فوج نے برطانیہ کی فتح میں اہم کردار ادا کیا۔ پاکستانی فوج کی مسلم کش صلیبی اتحاد کے لئے غیر مشروط اور بے مثال غلامی سے بہت لوگ حیران ہو سکتے ہیں مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ اس خطے کے فوجیوں نے ہمیشہ برطانیہ سے وفاداری کا ثبوت دیا اور خصوصاً ۱۸۵۷ء میں تحریکِ آزادی کو کچلنے میں اہم کردار ادا کیا۔ دہلی میں مغلیہ سلطنت کے دوبارہ قیام کی جدوجہد کرنے والے مسلمانوں کو کچلنے کے لئے موجودہ پاکستانی فوج کے آباؤ اجداد، برطانوی بریگیڈیئر جنرل جان نکل سن کی قیادت میں شمال مغربی ہندستان یعنی موجودہ پاکستان کی طرف سے متحرک ہوئے۔

۱۸۵۷ء کے بعد، موجودہ پاکستانی فوج کے اسلاف، دوسری افغان جنگ (۱۸۷۸ تا ۱۸۸۰) میں بھی اپنے برطانوی افسروں کی قیادت میں مسلمانوں کے خلاف برسرِپیکار ہوئے۔ یہی صورت حال پہلی اور دوسری عالمی جنگ میں رہی۔ پہلی عالمی جنگ میں ان نام نہاد "مسلمان" فوجیوں کا کردار نہایت اہم اور قابلِ غور ہے کیوں کہ اس جنگ میں انہوں نے اسلامی خلافت تاراج کرنے میں برطانیہ کی مدد کی۔

جنگِ عظیم میں حصہ لینے والے ان نام نہاد "مسلمان" فوجیوں کو برطانیہ نواز "مسلمان" سیاست دانوں کی بھرپور حمایت حاصل رہی جس کی سب سے بڑی مثال محمد علی جناح ہے جو بعد میں پاکستان کا بانی قرار پایا۔ ہندوستان میں برطانوی راج دوسری جنگِ عظیم کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا اور عالمی منظر نامے پر سپر طاقت

کا کردار امریکا کو منتقل ہو گیا۔ جنگِ عظیم دوم کے خاتمے کے فوراً بعد پاکستان وجود میں آگیا اور شاہی ہندی فوج بھی دو حصوں میں تقسیم ہو گئی یعنی پاکستانی فوج اور ہندوستانی فوج۔

ہندوستان کی تقسیم برطانیہ اور امریکا کے مکمل مفاد میں تھی مگر پاکستانی مسلمانوں کو دھوکہ دیا گیا اور اسلام کا نام استعمال کر کے ان کو یقین دلایا گیا کے پاکستان میں اسلامی شریعت کا نفاذ ہو گا۔ پاکستان کے قیام کے بعد مغرب کے وفادار سیاست دانوں اور جرنیلوں نے اپنا اصل رنگ دکھایا اور شریعت کے نفاذ کی بجائے فرسودہ انگریزی قوانین کو جاری رکھا۔ دوسری طرف پاکستانی فوج نے اپنے انگریز آقاؤں کے مکمل عسکری، مالی اور سیاسی تعاون سے اس ملک میں شریعت کے مطالبے کے لئے اٹھنے والی کسی بھی تحریک کو سختی سے کچل ڈالا اور تریسٹھ سالوں تک اس ملک میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کیے رکھا۔

آج تک، برطانوی فوج کی تسلسل پاکستانی فوج کے کئی بٹالین اپنی انگریزوں کی وفاداری پر فخر محسوس کرتی ہیں۔ پاکستانی فوج کی ایک بدنام زمانہ بٹالین گائیڈ کیولری (Guides Cavalry)، ہندوستانی حریت پسندوں کی طرف سے زخمی ہونے والے اپنے افسروں کی یاد میں اپنی قمیض پر لال پٹی لگاتی ہے۔

پاکستانی فوج مسلمانوں کو قابو کرنے اور انہیں اپنے چنگل میں جکڑنے میں صرف خفیہ حربوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ خون کے پیاسے، یہ غنڈے، اپنی شیطانی رِٹ کے چیلنج ہونے پر کسی بھی حد تک مسلمانوں کا



۱۹۷۱ء میں پاکستانی فوج کے ہاتھوں بنگالی مسلمانوں کا قتلِ عام۔

خون بہانے پر تیار ہیں۔ گزشتہ تریسٹھ سالوں میں پاکستانی فوج کے ہاتھوں مرنے والے مسلمانوں کا شمار ممکن نہیں مگر ان کی تعداد بلا مبالغہ لاکھوں میں ہے۔ یہ قتلِ عام صرف اسلام آباد، قبائلی اور شمالی علاقوں تک ہی

محدود نہیں بلکہ ۱۹۷۱ء میں، بنگال میں بھی مسلمانوں کے ساتھ یہی کچھ ہوا تھا۔ اس وقت کے صدر اور فوجی سپہ سالار جنرل یحییٰ خان نے فوج کو بنگالی مسلمانوں کے قتلِ عام کا حکم دیا اور ساتھ ہی ساتھ بے شمار مسلمان خواتین کی بے حرمتی کی گئی۔ آخر کار اس سب کا انجام یہ ہوا کہ ۹۳۰۰۰ پاکستانی فوجیوں نے شرمناک طریقے سے بھارتی فوج کے سامنے ہتھیار ڈال دیے اور یہ آج تک کی اسلامی تاریخ کا سب سے بڑا ہتھیار ڈالنے کا واقعہ ہے گو کہ یہ فوج، اسلامی ہرگز نہیں تھی۔

پاکستانی فوجی کی نفسیات

پاکستانی فوج کا ایک سپاہی بنیادی طور پر پیسے کے لئے لڑتا ہے اور وہ اپنے اس اخلاقی بگاڑ کو جواز فراہم کرنے کی خاطر دیگر غیر اسلامی افکار جیسا کہ "وطنیت" اور "قومیت" پر فخر کرتا ہے۔ پاکستانی فوجی کی تنخواہ بہت سوچ سمجھ کر مقرر کی جاتی ہے۔ یہ دیگر سرکاری ملازمین سے قدرے زیادہ ہوتی ہے مگر ایک مغربی صلیبی فوجی سے بہت کم ہوتی ہے۔ نتیجے میں پاکستانی فوجی پیسے کی خاطر دنیا میں کہیں بھی کرایے کے فوجی کا کردار





(۱) ایک پاکستانی فوجی افسر کی اقوامِ متحدہ میں فخریہ شرکت کی مثال۔ بعد میں اس افسر نے سوات میں شریعت مخالف جنگ میں حصہ لیا اور مجاہدین کے ہاتھوں مارا گیا۔ (۲) فوجی افسر کا جنازہ

ادا کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اس کے لئے یہ بات بالکل بھی اہم نہیں کہ وہ مسلمان کے خلاف لڑے یا مجاہدین کے خلاف لڑے یا عالمی طاغوتی اور صلیبی قوتوں کی خاطر "عالمی امن فوج" کے جھنڈے تلے ان کے مفادات کا تحفظ کرے۔ پاکستانی فوج کی پیسے سے محبت مشرف دور میں سامنے آ گئی جب "سب

سے پہلے پاکستان" کا نعرہ لگایا گیا اور پیسے کی اس ہوس کو وطنیت کے لبادے میں چھپانے کی کوشش کی گئی۔ وطنیت سے بھرپور اس شیطانی فلسفے کے تحت پاکستانی فوج نے متعدد غیر پاکستانی مجاہدین کو شہید کیا۔

۲۰۰۱ء میں صلیبی جنگوں کے آغاز سے پہلے پاکستانی فوجی کی تربیت بھارت سے لڑنے کے لئے کی جاتی تھی۔ جب صلیبی آقاؤں کو اس فوج کی ضرورت پڑی تو ایک عام فوجی کے ذہن میں پیدا ہونے والے اشکال کا ازالہ بھارت کے خلاف عصبیت کو بھڑکا کر کیا گیا جس میں میڈیا اور نام نہاد "دفاعی تجزیہ کار" کارآمد رہے جنہوں نے مجاہدین کو "بھارتی ایجنٹ" کے طور پر پیش کیا۔ اہلِ صلیب کے اماموں یعنی امریکا اور برطانیہ کو دوستوں کے طور پر پیش کیا گیا اور بھارت اور اس کے "ایجنٹوں" کے خلاف ان کی دوستی کو لازمی کہا گیا۔ اس عظیم "برین واشنگ" یعنی ذہن سازی، کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس سرزمین پر موجود صلیبی فوجیوں کو پاکستانی فوجی نے قابض فوج کی حثیت سے نہیں دیکھا بلکہ اس کے برعکس وہ مجاہدین کے خلاف لڑتے ہوئے اپنی جانیں گنواتے رہے۔

پاکستانی فوج ظاہری طور پر اپنے آپ کو اسلامی فوج کہلانے میں فخر محسوس کرتی ہے مگر اس کے افراد اسلام سے کوسوں دور ہیں۔ نماز کی پابندی کرنے والے لوگ خال خال ہیں اور قرآن و سنت پر چلنے والے افراد نہ ہونے کے برابر۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بداخلاقی اور فساد پاکستانی فوج کی جڑوں میں سرایت کر چکا ہے اور نچلے طبقوں میں شرابی، جواری، ہم جنس پرست اور منشیات کے سمگلر بکثرت پائے جاتے ہیں۔

اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایمان نہیں رکھتے۔ یہ (اپنے خیال میں) اللہ کو اور مومنوں کو چکما دیتے ہیں مگر (حقیقت میں) اپنے سوا کسی کو چکما نہیں دیتے اور اس سے بے خبر ہیں۔ ان کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا۔ اللہ نے ان کا مرض اور زیادہ کر دیا اور ان کے جھوٹ بولنے کے سبب ان کو دکھ دینے والا عذاب ہو گا۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ ڈالو تو کہتے ہیں، ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ: آیت ۸ تا ۱۱)

شریعت کے قیام کے لئے اگر کوئی آواز فوج یا ملک کے اندر سے بلند ہو تو اس کو سختی سے کچل دیا جاتا ہے جس کی مثال صدر ضیاء الحق کا قتل اور لال مسجد اسلام آباد میں قتلِ عام تھا۔





(۱) لینفٹیننٹ جنرل صفدر حسین، فوج کی گیارہویں کَور کا کماندان، مارچ ۲۰۰۴ تا ستمبر ۲۰۰۵۔ (۲) کماندان نیک محمدؒ شہید۔ (۳) نیک محمدؒ، ۱۸ جون ۲۰۰۴ء میں شہید ہوئے۔

پاکستانی فوج کے کمان دانوں کی سوچ ۱۶ویں صدی کے اطالوی فوج کے فلسفی نکولو میکاولی سے ملتی ہے۔ نکولو کو اس کے ساتھیوں کی جانب سے "شیطانِ مجسم" کا خطاب دیا گیا تھا۔ وہ اپنی کتاب "شہزادہ" (The Prince) میں لکھتا ہے۔

"ایک فاتح کو فتح کے حصول کے لئے تمام اخلاقی قدروں کو نظر انداز کر دینا چاہیے اور چالاکی اور طاقت پر انحصار کرنا چاہیے۔ ایک علاقے کو فتح کرتے وقت فاتح کو اپنی تمام بربریت اور ظلم کا انتظام یکبارگی کرنا چاہیے تاکہ بار بار اسکو یہ جھیلنا نہ پڑے"۔

پاکستانی فوج، جھوٹ، غداری اور دھوکے کو جنگ میں حربے کے طور پر سب سے زیادہ استعمال کرتی ہے اور ایک انسان کو پاکستانی فوجی کی زبان سے نکلے ہوئے کسی بھی لفظ پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ پاکستانی فوج کی مجاہدین سے صرف ان کی پناہ گاہ اور تفصیلات معلوم کرنے کی خاطر ان سے دوستی کرنے کی مسلمہ تاریخ ہے۔ جیسا کہ عظیم جری مجاہد کمانڈر نیک محمدؒ نے غلطی سے اس فوج پر اعتماد کر کے اپریل ۲۰۰۴ء میں جنرل صفدر سے معاہدہ کر لیا۔ ٹھیک دو ماہ بعد کمانڈر نیک محمدؒ ڈرون حملے میں شہید ہو گئے جو پاکستانی فوج کی طرف سے فراہم کی گئی خفیہ معلومات کا نتیجہ تھا۔

اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں، اور جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو (ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور تو ہم ہنسی کیا کرتے ہیں۔ ان (منافقوں) سے

خدا ہنسی کرتا ہے اور انہیں مہلت دیئے جاتا ہے کہ شرارت و سرکشی میں پڑے بہک رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی خریدی، تو نہ تو ان کی تجارت ہی نے کچھ نفع دیا اور نہ وہ ہدایت یاب ہی ہوئے۔ (سورۃ البقرۃ؛ آیت ۱۴ تا ۱۶)

صلیبی اثر و رسوخ

صلیبی طاقتیں پاکستانی فوج کے چند گنے چنے جرنیلوں کے ذریعے پوری فوج کو قابو کرتی ہیں۔ یہ جرنیل فوجی قوانین اور تعلیمی نصاب کے ذریعے پوری فوج پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اخلاقی گراوٹ کا آغاز تربیت کے آغاز سے ہی ہو جاتا ہے اور مختلف فوجی اسکولوں، کیڈٹ کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں، جن میں سے اکثر برطانوی نو آبادیاتی دور سے قائم ہیں، رنگروٹوں کی برین واشنگ کا کام کیا جاتا ہے۔ تربیت کا مقصد نئے اذہان میں اس بات کو مکمل راسخ کرنا ہوتا ہے کہ سرپرست کی اطاعت لازمی ہے، جس پر کبھی کوئی سوال نہیں کیا جاسکتا اور "قیادت" کے لبادے میں مکمل غلامی کا درس دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ حیرانی کی بات نہیں کے ایک عام سپاہی ایک نان کمیشنڈ افسر (NCO) کے تابع ہوتا ہے۔، اور یہ (NCO) ایک کمیشنڈ افسر کے ماتحت، یہ کمیشنڈ افسر ایک جرنیل کے تحت اور یہ جرنیل مکمل طور پر اپنے صلیبی آقاؤں اور سیاسی قیادت کے تابع ہوتے ہیں۔ یہ عمل، فوج کے ایک باقاعدہ نظام کی صورت میں سامنے آتا ہے جسے "سلسلہِ کمان" (Chain of Command) کہا جاتا ہے۔ گو کہ ان (صلیبیوں) کو فوج کے اندرونی معاملات تک مکمل رسائی تو نہیں ہوتی لیکن ان کو پاکستانی قیادت کے حوالے سے یقیناً واقفیت ہوتی ہے۔



پاکستانی فوج کا سپہ سالار، کیانی، امریکی فوجی سپہ سالار، ایڈمرل مائیکل مولن کو اسلام کے خلاف جنگ کی صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے۔

بھرتی کے آغاز ہی سے ایک فوجی کی نظر میں صلیبی فوج کو ایک پیشہ ورانہ لحاظ سے ایک اعلیٰ اور عرفع فوج بنا کر پیش کیا جاتا ہے تاکہ وہ ساری عمر اسی بت کو پوجے۔ اچھی کارکردگی پر پاکستانی فوجی آکیڈمی (Pakistan Military Academy) کے نمایاں ترین کیڈٹوں کو مزید تربیت کے لئے شاہی فوجی آکیڈمی، سینڈ ہرسٹ، برطانیہ (Royal Military Academy, Sandhurst, UK)، بھیجا جاتا ہے۔ پاکستانی فوج کے تعلیمی نصاب کا زیادہ تر حصہ عالمی جنگوں میں اتحادی افواج کے جنگی معرکوں، حربوں اور حکمت عملیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان اداروں میں اچھی کارکردگی دکھانے والے افسران نہ صرف اعلیٰ عہدوں پر ترقی دی جاتی ہے بلکہ ان کو بیرونِ ملک فوجی اداروں میں کورس کرنے کے لئے بھی چنا جاتا ہے جن میں سرفہرست امریکا اور برطانیہ ہیں جہاں ان کی اہلِ صلیب کے ساتھ وفاداریوں کو مزید مستحکم بنایا جاتا ہے۔ صلیبیوں کے فوجی اداروں سے سندِ فراغت حاصل کرنا، پاکستانی فوج میں جرنیل بننے کے لئے ایک لازمی شرط ہے۔ اس معاملے کو سمجھنے کے لئے ہم پاکستانی فوج کے موجودہ سربراہ جنرل اشفاق پرویز کیانی کی مثال لیتے ہیں۔

جنرل اشفاق کیانی سب سے پہلے ایک بدنام زمانہ فوجی کالج جہلم (Military College Jhelum) سے پڑھا، جس کا افتتاح برطانوی ریاست کے شہزادے نے ۱۹۲۲ء میں کیا تھا۔ اس کالج میں ۱۲ سال کی عمر سے بچوں کی تربیت شروع کی جاتی ہے اس خواب کے ساتھ کہ بچہ پاکستانی فوج میں جنرل بنے گا۔ اس کے بعد اشفاق کیانی پاکستان فوجی آکیڈمی، کاکول، ایبٹ آباد (Kakul, Abbotabad, Pakistan Military Academy) میں زیر تعلیم رہا۔ اپنے فوجی کیریئر میں اس نے کمانڈ اینڈ سٹاف کالج، کوئٹہ (Command & Staff College, Quetta) اور نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی، اسلام آباد (Islamabad ,National Defense University) سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔

اس کے بعد اس نے امریکی اداروں سے مزید تربیت حاصل کی جن میں امریکی پیادہ فوجی اسکول، فورٹ بیننگ، جارجیا (United States Army Infantry School, Fort Benning, Georgia) کمانڈ اینڈ سٹاف جنرل کالج، فورٹ لیون ورتھ، کینساس، (Kansas , Fort Leavenworth, Command and Staff General College) اور ایشیا و بحرالکاہل مرکز برائے سلامتی علوم،

ہنولولو، ہوائی، امریکہ (USA ,Hawaii ,Honolulu, Diestus Security for Center (Pacific-Asia

صلیبی، مناسب افسروں کی تربیت کے بعد ان کو جرنیلوں کے عہدوں تک ترقی دیتے ہیں اور انھیں گاجر اور ڈنڈے کی پالیسی کے ذریعے قابو رکھا جاتا ہے۔ اگر تو جرنیل، صلیبی آقاؤں کے ایجنڈے کی مکمل پیروی کرتے رہیں تو ان پر خوب پیسے، دولت اور آسائشوں کی بارش کی جاتی ہے، لیکن اگر یہ اپنے کام میں مناسب کارکردگی نہ دکھائیں، تو انھیں قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں اور ان پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا جاتا ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اقوام عالم تم پر حملہ کرنے کے لئے ایک دوسرے کو دعوت دیں گی جیسے مہمان کو کھانے کی میز پر دعوت دی جاتی ہے"۔ کسی نے دریافت کیا کہ کیا اسکی وجہ یہ ہوگی کہ ہم تعداد میں کم ہونگے؟؟ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا، "نہیں اس کی وجہ "وہن" کی بیماری ہوگی"، پوچھا گیا "وہن" کیا ہے، فرمایا "دنیا کی محبت اور موت سے کراہت"۔

پاکستانی فوج کے لئے یہ دنیا کی بے انتہا محبت اور موت کا خوف ہی ہے۔ مغربی طاقتیں تعلیم و تربیت کے علاوہ فوجی قوانین کے ذریعے پاکستانی فوج پر اپنا اثر و رسوخ رکھتی ہیں، سِول قوانین پہلے ہی غیر اسلامی ہیں اور برطانوی راج کے نو آبادیاتی قوانین سے ماخوذ ہیں، لیکن پاکستانی فوج کے اپنے خود مختار قوانین بھی ہیں جو سِول قوانین کے عمل دخل سے آزاد ہیں۔ یہ قوانین، پاکستانی فوجی قوانین کے مجموعے (LMPM Law (Manual of Military Pakistan میں مرتب کئے گئے ہیں، جس میں ایسے ظالمانہ احکامات درج ہیں جو برطانیہ نے ہندوستانی عوام کو دبانے کے لئے ترتیب دیئے تھے۔

پاکستانی فوج پر صلیبی اثر و رسوخ کی ایک روشن مثال اس حقیقت سے بھی واضح ہوتی ہے کہ پاکستانی اور برطانوی عہدے تقریباً ایک ہی جیسے رکھے گئے ہیں، جو ان کے مشترکہ ماخذ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ بس

صرف وردی پر تاج کو ستارہ اور ہلال سے تبدیل کر دیا گیا ہے تا کہ اس غلام فوج کو "اسلامی" رنگ دیا جاسکے۔





پاکستانی فوج کے عہدوں (اوپر) اور برطانوی فوج (نیچے) کے عہدوں میں مماثلت۔ سیکنڈ لیفٹیننٹ سے لے کر جنرل تک کے عہدوں تک دونوں افواج کے خطابات ایک ہی جیسے ہیں سوائے کندھوں پر لگائے جانے والے نشانات میں کچھ معمولی سے فرق کے۔

صلیبیوں کے لئے پاکستانی خدمات

صلیبیوں کے لئے پاکستانی فوج کی خدمات اتنی کثیر ہیں اور اتنی نمایاں ہیں کہ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس فوج کی مدد و نصرت کے بغیر امریکا کے کے لئے افغانستان پر حملہ کرنا نا ممکن تھا۔ پاکستانی فوج نے صلیبیوں کو محفوظ اڈے فراہم کئے جہاں پر ان کے جہاز کھڑے ہوتے ہیں اور ان میں تیل بھرا جاتا ہے۔ ڈرون طیارے بھی انہیں اڈوں میں کھڑے ہوتے ہیں اور پاکستانی فوج ان کی حفاظت پر مامور ہے۔ ان خدمات کے صلے میں امریکا نے اس فوج کو بڑی بھاری رقوم ادا کیں۔ پرویز مشرف کے مطابق

سال ۲۰۰۸ء تک امریکا فوجی امداد کی مد میں دس کھرب ڈالر دے چکا تھا۔ کیری لوگر بل کے تحت اگلے پانچ



(۱) شمسی ہوائی اڈے پر کھڑے بغیر پائلٹ کے ڈرون طیاروں کی سیٹلائیٹ سے لی گئی تصویر۔ (۲) شمسی ہوائی اڈے کی جگہ کا تعین، پاکستان کے بلوچستان صوبے میں۔

سالوں میں مزید ۷.۵ کھرب ڈالر ملنا باقی ہیں۔ پاکستانی فوج اپنی قیمتی خدمات صلیبیوں کو نہایت تھوڑی قیمت پر دے رہی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ایک امریکی فوجی پر دس لاکھ ڈالر کا سالانہ خرچہ آتا ہے جبکہ اتنی ہی بلکہ اس سے بہتر خدمات ایک پاکستانی فوجی ۳۰۰۰ ڈالر سالانہ میں انجام دیتا ہے۔ رسد کی فراہمی کسی بھی جنگ میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے اور پاکستانی فوج پاکستان کے اندر سے صلیبیوں کے لئے رسد کے دو اہم راستوں کی حفاظت میں اہم ترین کردار ادا کرتی ہے۔ ۲۰۰۱ء سے لے کر اب تک امریکی فوج نے کھلے دل سے مختلف جہاز، فوجی سازو سامان اس فوج کو فراہم کیا جس کا اس سے پہلے اس فوج میں تصور تک نہ تھا۔

درج بالا تفصیلات سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کے امریکا کا افغانستان میں قیام اپنے تاریخی سرمایے یعنی پاکستانی فوج کے بغیر ممکن نہیں۔ جب تک پاکستانی فوج صلیبیوں کے رسد کے راستے کی حفاظت کرتی رہے گی، امریکا افغانستان میں افغان مسلمانوں کا خون بہاتا رہے گا۔ اس لئے یہ بات اہم ہے کہ صلیبی امریکہ کو گرانے کے لئے اس کے مضبوط ترین ستون یعنی پاکستانی فوج پر کاری ضرب لگائی جائے۔ یہ بات ضروری ہے کہ پاکستانی فوج کے ساتھ نہایت سختی اور دہشت سے نمٹا جائے۔ اس کے اعلی افسران کو نشانہ لگا کر قتل کیا جائے۔ اگر ایک بار یہ فوج مجاہدین سے خوف زدہ ہوگئی اور ان کا رعب اور دہشت ان کے دلوں میں بیٹھ

گئی تو یہ صلیبیوں کی حفاظت، رسد کی ترسیل جاری نہ رکھ سکے گی اور پھر افغانستان میں صلیبیوں سے نمٹنا قدرے آسان ہو گا۔ امریکا کے افغانستان سے انخلاء کے بعد پاکستانی فوج مکمل طور پر منہدم کیا جانا چاہیے اور صلیبیوں کے ساتھ ملوث ان کے اہلکاروں کو مقدمات کے بعد سرِعام سزائے موت دی جانی چاہیئے۔

جو ایمان لاتے ہیں وہ تو اللہ کے لئے لڑتے ہیں اور جو کفر کرتے ہیں وہ طاغوت کے لئے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو۔ (اور ڈرو مت) کیونکہ شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے۔ (سورۃ النساء؛ آیت ۷٦)

اخوانکم فی الاسلام

https://bab-ul-islam.net/forumdisplay.php?f=101

www.ansaarullah.tk



باب الاسلام فورم کے روابط

http://bab-ul-islam.net

https://bab-ul-islam.net

http://203.211.136.155/~babislam

اہم نوٹ:

باب الاسلام فورم کو https:// کے ساتھ استعمال کریں